حقیقی تعلیماتِ اسلامیہ اِمامیہ کا بے باک ترجمان

اکتوبر ۲۰۱۳ء

ماہنامہ

دقائقِ اسلام

سرگودھا

جامعہ علمیہ سُلطان المدارس الاسلامیہ

زاھد کالونی عقب جوہر کالونی سرگودھا

فون: 048-3021536

باب العقائد

جسم مثالی والے نظریہ پر وارد شدہ بعض شکوک و شبہات کا ازالہ

تحریر: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی موسس و پرنسپل جامعہ سلطان المدارس سرگودھا

مذکورہ بالا مطلب پر جو بعض اعتراضات کیے جاتے ہیں، ان کا ازالہ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے۔

پہلا شبہ: یہ ہے کہ اس سے تناسخ لازم آتا ہے جو کہ مُسلمانوں کے نزدیک باطل ہے۔ لہٰذا یہ اجسادِ مثالیہ میں روحوں کے داخل ہونے والا قول غلط ہے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ شبہ تناسخ باطل کا مفہوم نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ مُعترض نے معنی تناسخ میں اس امر کو تو یاد رکھا کہ "نقل رُوح من بدن الی بدن"۔ لیکن اس کے دوسرے قیود کو نظر انداز کر دیا کہ یہ نقل و انتقال اسی عالم مادی اور جسم مادی میں ہو۔ اور وہ بھی بطور سزا یا جزا کے ہو۔ ایسے مُعترض کی حالت پر یہ شعر اچھی طرح منطبق ہوتا ہے۔ ؎

وقل للذی یدعی فی العلم فلسفة
حفظت شیئًا و غابت عنك اشیاء

حضرت محقق شیخ بہائی علیہ الرحمۃ اس شبہ کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

و هذا توهم سخیف لان التناسخ الذی اطبق المسلمون علی ابطاله هو تعلق الارواح بعد خراب اجسادها فی ابدان اخر فی هذا العالم و اما القول بتعلقها فی عالم اخر بابدان مثالية مدة البرزخ الی ان تقوم قیامتها الکبری فتعود الی ابدانها الاصلية باذن مبدعها۔ فلیس من التناسخ فی شئ۔

(بحوالہ ثالث بحار الانوار)

یعنی یہ وہم بالکل باطل ہے۔ کیونکہ وہ تناسخ جس کے باطل ہونے پر تمام مُسلمانوں کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ اسی عالم مادی میں روحیں اپنے بدنوں کے خراب ہونے کے بعد دوسرے اجسام سے تعلق پیدا کریں۔ لیکن یہ قول کہ ایک اور عالم (برزخ) میں روحوں کا تعلق قیامت تک ابدانِ مثالیہ کے ساتھ ہو جائے اور اس کے بعد اپنے خالق کے اذن سے پلٹ کر اپنے اجسادِ اصلیہ میں داخل ہو جائیں تو یہ ہرگز تناسخ باطل نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تناسخ کے لیے اسی دنیا میں متبادل اجسام کا ہونا ضروری ہے نہ کہ دوسرے عالم میں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عالم برزخ اس عالم میں سے نہیں ہے۔ نیز تناسخ میں روح کا انتقال ایک بدن سے دوسرے جسم مادی کی طرف ضروری ہے اور جسم مثالی لطیف ہے، نہ مادی و کثیف۔

دوسرا شبہ: روح نے دار دنیا میں اطاعت یا معصیت تو اس جسم مادی کے ذریعہ سے کی ہے تو چاہیے جزا و سزا بھی اسی جسم کے ساتھ ہو۔ اس جسم مثالی کے

ساتھ تو اس نے نہ کوئی اطاعت کی ہے جو مستحق انعام و اکرام بنے اور نہ ہی اس کے ساتھ اس نے کوئی نافرمانی کی ہے تاکہ مستوجب عقوبت قرار پائے؟ لہٰذا جسم مثالی کے ساتھ اسے کس طرح جزا یا سزا دی جاسکتی ہے؟ یہ بات تو عدلِ خداوندی کے منافی ہے۔

اس شبہ کا کئی طرح سے جواب دیا جاسکتا ہے۔

اس شبہ کا پہلا جواب: یہ اجسام مثالیہ انہی اجسام دنیویہ کے ظلال (سائے) اور انہی کے عکس و پرتو ہیں۔ دارِ دنیا میں بھی روح کو ان کے ساتھ عالم خواب وغیرہ میں کچھ نہ کچھ ضرور تعلّق رہتا تھا.......... لہٰذا اس دنیوی تعلّق و علاقہ کی وجہ سے عقلاً ارواح کو ان اجسام مثالیہ برزخیہ میں جزا یا سزا دینا جائز ہے۔ اس سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔

دوسرا جواب: یہ بھی دیا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے یہ اجسام مثالیہ ابدانِ دنیویہ عنصریہ کے اجزاء اصلیہ سے پیدا ہوئے ہوں۔ خداوند عالم کی قدرت سے یہ امر کچھ بعید نہیں ہے۔ لہٰذا ان اجسام میں روح کو جزا یا سزا دینا گویا اس جسم مادی دنیوی میں جزا یا سزا دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ آیتِ مبارکہ:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا (نساء:۵۶)

کہ ''جب اہل جہنم کے چمڑے گل سڑ جائیں گے تو ہم ان کے چمڑوں کو بدل دیں گے'' سے پیدا شدہ سوال کہ اس دوسرے چمڑے نے کیا قصور کیا ہے کہ اسے آتش جہنم میں جلایا جائے؟...... کا بھی یہی جواب دیا جاتا ہے کہ وہ دوسرا چمڑا چونکہ اسی اصلی چمڑے کے مادے سے پیدا ہوا ہے اس لیے گویا وہ وہی پہلا چمڑا ہی ہے۔ اس طرح بھی اس شبہ کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔

تیسرا جواب: ممکن ہے عالم برزخ میں خود روح جسم مثالی کی شکل میں مصور و مجسّم ہوجائے۔ یہ احتمال روح کی جسامت والے قول کی بنا پر اور بھی قوی ہوجاتا ہے۔ بنابریں جزا وسزا اسی روح ہی کو دی جائے گی نہ کسی اور چیز کو۔ اس تیسرے جواب کو صاحب خزینۃ الجواہر نے اختیار فرمایا ہے، اور اس پر بعض شواہد بھی پیش فرمائے ہیں۔ ''وان کان الاول اولی''۔ بہرکیف جس جواب کو بھی اختیار کیا جائے اصل شبہ ہباءً منثورًا ہو کر رہ جاتا ہے۔

فقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً منثورًا۔

بقیہ اداریہ:

تو انجام عبرت ناک ہوگا۔ کفار و مشرکین سب کو مُسلمان سمجھتے ہیں، وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کس مکتب یا مسلک سے تعلّق رکھتا ہے۔ وہ تو تمام مُسلمانوں کے دشمن ہیں اور باہمی اختلافات کو ہوا دے کر مُسلمان ممالک کی بربادی کا سامان کر رہے ہیں۔ دنیا کے مُسلمان حکمران بھی ہوش کے ناخن لیں اور باطل قوتوں سے نفرین کر کے اتحاد عالم اسلام کی راہیں تلاش کریں تاکہ اسلام کی بقا اور مُسلمانوں کا تحفظ کیا جاسکے۔ اب بھی اگر امن وسلامتی کی راہیں تلاش نہ کی گئیں تو مُسلمانوں کا خدا حافظ

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دہشت گردوں کو نیست و نابود فرمائے اور عالمی طاغوتی طاقتوں کے عزائم خاک میں ملائے۔ آمین

سائل: احمد الغامدی

سوال ۷۱۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم و رحمة الله

قال النبی الاعظم صلی اللہ علیه و آله: "اذا ظهرت البدع فی امتی فلیظهر العالم علمه، فمن لم یفعل فعلیه لعنة الله" ۔ ملانا الکریم! قد ظهرت البدع و الفتن کقطع اللیل المظلم فی بلادنا، احدهم و هو رجل دین یخرج علی منبر الجمعة و یمدح و یمجد الناصبی (ابن تیمیه) و یصفه ب (شیخ الاسلام) و یقول عنه بانه: "عالم، باحث، متتبع کبیر بما تحمل الکلمة من معنی " ویقول ایضاً عن ابن تیمیة: انا عند ما اقول ان الرجل کبیر لا اخشی شیئا، انا اقول لان الانسان کبیر استطاع ان یثبت وجوده، بغض النظر عما کان یعتقد و الی ما کان بهدف، لکن الرجل یملك قلمًا رصینا، و یملك موروثًا کبیراً، و احتوته جماعة لاتقل عن هذا ولا ذاك۔

و هذا المدح و الطراء لابن تیمیة الناصبی لیس الا لانه امتدح الامام زین العابدین علیه السلام فی "منهاج السنة" جلد۲ و کان الامام السجاد علیه السلام یحتاج الی مدح الناصبی ابن تیمیة۔

مع العالم ان منهاج السنة الفه ابن تیمیة فی الرد علی کتاب "منهاج الکرامة" لشیخنا العلی، و کذلك فی نفس هذا الکتاب یقول ابن تیمیة الناصبی لعنه الله جلد۴ صفحه ۶۵ عن الامام امیرالمومنین علیه السلام و قد انزل الله تعالی فی علی: "**یا ایها الذین أمنوا لا تقربوا الصلاة و انتم سکاریٰ حتی تعلموا ما تقولون**" لما صلی فقرأ و خلط!! و قال فی موضع أخر عن امیرالمومنین علیه السلام انه مخذول اینما توجه!

و قال هذا لناصبی عن سیدة الدنیا و الأخرة فاطمة الزهراء علیها السلام ان فیها شعبة من النفاق۔

مولانا الکریم! هل تجوز الصلاة خلف هذا الرجل المادح لذلك الناصبی علی منبر الجمعة و فی بیوت الله؟ و ما هو واجبنا تجاه هذا الرجال؟

الجواب: باسمه سبحانه!

سماحة الغامدی ادام الله اعزازکم

وعلیکم السلام و رحمة الله و برکاته

ثم السلام علیکم! لا یکاد ینقضی تعجبی عن معمم شیعی یمدح ابن تیمیة الناصبی المعروف بالنصب و العداوة لاهل بیتؑ و القائل بامامة یزید بن معاویة و ابیه و المنکر بولایة ولی الله علی امیر المومنین فیجب علیکم ایقاظ هذا الرجل الساهل عن نومة الغفلة و اعلامه المواقع من کتابه التی دافع فیها عن الباطل و رد فیها الحق و الحقیقة فان انتهی هذا الرجل المعمم عن سجیته فلا باس بان تصلوا خلفه و ان لم ینته فلا یجوز الصلوة خلفه۔ و الله العاصم والموفق لکل خیر

سائل: حمید

سوال ۷۱۳: سلام علیکم

محضر مبارک مرجع گرانقدر تقلید

با عرض پوزش از تصدیع اوقات، هرچند سوال بنده جنبه شرعی ندارد۔ لیك از دوستان متصدی سایت استدعای عاجزانه دارم این سوال را از شخص ایت الله بپرسید

نظر به این که ای نجانب مدتهاء مدید (۶ سال) بچه دار نمی شدم و خیلی ها بنده را به سخره گرفته بودند که بچه نمی آورم و دکترها بعضا این جانب را مسخره می کردند۔ لیك به لطف خداوند متعال در دو سال متوالی عید غدیر که در حرم حضرت شاه چراغ بودم هم راه خانم در مرقد مطهر ایشان و حضرت ایت الله دست غیب دعا کردم نماز امام علی و امام زمان در حرم خواندم، به امام ان باقدر، جواد، حسن، حسن عسکری، امام هادی متوسل شدم، خدا بچه ای را به این جا نه داد بعد از ماه رمضان ماه شوال متوجه شدم خانم یك ماه است و به امید خداوند ایشان در ایام شهادت حضرت زهرا متولد می شود، البته ایشان پسر هستند، دوستان نامه ای امیر علی، محمد جواد، امیر هادی، مرتضی، محمد علی را به بنده پیش نهاد کردند از آنجا که دوست داشتم یك عالم دینی که نفس قدسی دارد۔ لذا خواستم بدانم حضرت ایت الله چه نام نیکویی را پیش نهاد می دهند که مرضی حضرت حق تعالی باشد۔ و العاقبة للمتقین۔ فرزند کوچك شما حمید

الجواب: باسمہ سبحانہ!

عزیز جانم سلمکم الله! و

علیکم السلام ورحمة الله

مکتوب گرامی باصره نواز شده کاشف حالات شد۔ حمد و ثنائے خالق کون و مکان می کنم که به شما پسر مرحمت فرمود۔ و الحمد لله

در نظرم مناسب می نماید که پسر و اسم "محمد علی مرتضی" تجویز بکنداميدوارم که برکت اسم نبی و وصی پسر زنده و تابنده می باشد و طویل الحیات و کثیر البرکات می شود ان شاء الله ...... مبارك باشد

سائل: ک.ہ.غازی

سوال ۷۱۴: الکلینی روایت نقل کرتے ہیں کہ جابر نے

ابوجعفرؑ سے پوچھا: علیؑ بن ابی طالبؑ کا لقب امیرالمومنین کیوں تھا؟ ابوجعفرؑ نے جواب دیا: اللہ نے ان کا یہ لقب رکھا، اور اس نے یہ اپنی کتاب میں وحی کی۔ اور (یادرکھو) کہ جب تمھارے پروردگار نے تمھیں اولادِ آدمؑ کے طور پہ پیدا کیا ان کی رانوں سے اور ان کے بیج سے اور انھیں یہ شہادت دینے کو کہا: کیا میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں؟ محمدؐ میرے رسول نہیں؟ اور علیؑ امیرالمومنین؟...... (الکافی جلد ا صفحہ ۴۱۲)

الجواب: باسمہ سبحانہ! قرآن مجید وفرقانِ حمید کے کئی مقامات پر حضرت امیرالمومنینؑ کی امارت وسیادت اور قیادت کا اشارہ وکنایہ کی زبان میں تذکرہ موجود ہے۔ جیسے: ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ (القرآن) ...... اور روایت کے آخری حصہ میں عالم ذر اور عالم الست کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی وضاحت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور ہم نے بقدر ضرورت اپنی کتاب ''احسن الفوائد'' میں اس پر تبصرہ کر دیا ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے۔ ان شاء اللہ

سائل: قلب حیدر لاہور پاکستان

سوال ۷۱۵: کیا آپ، ہم قمری مہینوں کے آغاز کا تعین کرنے کے لیے مُفید، جدید فلکیاتی حسابات پہ تکیہ کر سکتے ہیں۔

الجواب: باسمہ سبحانہ! شریعت اسلامیہ ایک کامل و اکمل شریعت ہے۔ اس میں ہر قسم کی انسانی ضروریات، دینی و دنیوی کا تذکرہ موجود ہے۔ چوری کے ثابت کرنے، زنا کاری کے ثابت کرنے اور قتل کے ثابت کرنے یا چاند کے آغاز وانجام کے معلوم کرنے کا طریقہ کار مُتعیّن کر دیا گیا ہے۔ اس کی موجودگی میں ہمیں کسی فلکیاتی یا ارضیاتی حساب وکتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مُسلمان قرآن کے نظامِ اسلام کی موجودگی میں کسی اور نظام کے محتاج نہیں ہیں۔ والحمد للہ۔

اھل الریب و البدع

سائلہ: السعیدہ زینب

سوال ۷۱۶: بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ورد فی الحدیث الصحیح المروی فی الکافی الشریف عن النبی الاعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: "اذا رأیتم اھل الریب و البدع من بعدی فاظھروا البراءۃ منھم و اکثروا من سبھم و القول فیھم و الوقیعۃ، و باھتوھم کیلا یطمعوا فی الفساد فی الاسلام و یحذرھم الناس و لا یتعلمون من بدعھم، یکتب اللہ لکم بذلک الحسنات و یرفع لکم بہ الدرجات فی الاخرۃ"۔

من ھم اھل الریب و البدع المقصودین فی الحدیث الشریف؟ و ھل ھؤلاء فی کل زمان و مکان؟ و ھل یمکن ان یکون احد من یدعی انتسابہ لمذھب اھل البیت علیھم السلام و متلبس باللباس الدینی یعتبر من اھل الریب و البدع؟ افیدونا مأجورین

الجواب: باسمہ سبحانہ! و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ثم السلام علیکم ۔ اھل

الریب و البدع موجودون فی کل زمان و فی کل مکان و فی کل مذهب و مسلك، فاهل الریب و البدعة کل من اخترع عقیدة و عملاً لیس له ذکر فی القرآن و السنة۔ فاهل الریب و البدعة منا من یدعی الربوبیة لامیرالمومنین و آله المعصومین و القائل بالشهادة الثالثة فی التشهد ای تشهد الصلوة و القائل بالتفویض بان الله خلق محمدًا و علیًا ثم فوض الامر الیهما فهما خلق و رزقا و اماتا اوحیاء وغیر ذلك العقائد الباطلة العاطلة۔ فیجب البرأته منهم و القیعة فیهم کیلا یطمعوا فی الفساد فی الاسلام۔

عمرہ پیکج

سائل: اعجاز عباس

سوال ۱۷: السلام علیکم

میں ایک عمرہ پیکج شروع کرنا چاہ رہا ہوں، جسے میں نے کچھ اس طرح سے تشکیل دیا ہے، آپ کی رہنمائی چاہیے۔ پیکج:

① ممبران کی تعداد ۲۵۰، اور پیکج کی مدت ۳۳ ماہ ہوگی۔

② پیکج کی ماہانہ قسط تین ہزار ۳۰۰۰ روپے ہوگی

③ ہر ماہ دو ممبران کو قرعہ اندازی کے ذریعے عمرہ کرایا جائے گا۔

④ جس ممبر کا نام قرعہ اندازی میں نکلے گا وہ ممبر باقی قسطیں ادا نہیں کرے گا۔

⑤ اسی طرح بتیس ماہ تک قرعہ اندازی ہوگی اور جن ممبران کا نام قرعہ اندازی میں نہیں نکلے گا، ان کو بھی آخر میں ایک ساتھ عمرہ کرایا جائے گا۔

⑥ کسی مجبوری کی وجہ سے پیکج ختم کرنے والے ممبر کی جمع شدہ رقم پیکج کے آخر میں سروس چارجز کی کٹوتی کے بعد ادا کر دی جائے گی۔

⑦ پیکج کے اختتام پر جن ممبران کی سب قسطیں ادا ہوئی ہوں گی ان میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے کسی ایک ممبر کو عمرے کی جگہ حج کروایا جائے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر: اعجاز عباس

الجواب: باسمہ سبحانہ! حسب ظاہر تو یہ عمرہ پیکج شرعاً درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ کوئی اس سمندر میں ڈوب جاتا اور کوئی باہر نکل آتا تو پھر یہ کاروبار ناجائز ہوتا۔

واللہ العالم والعاصم

سوال ۱۸: محترم! السلام علیکم

آیۃ اللہ العظمٰی سے میرا سوال یہ ہے کہ اگر ایک شخص نماز میں کسی سورہ کا کوئی حصہ تلاوت کرنا چاہے تو کیا ایسا کر سکتا ہے یا پورے سورے کی تلاوت کرنا ہوگی۔ تسلیمات ڈائریکٹر ڈائریکٹر

الجواب: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم...... ہمارے مذہب میں نماز فریضہ میں سورۂ الحمد کے بعد ایک مکمل سورہ کا پڑھنا واجب ہے، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ لہٰذا کسی سورہ کے کسی حصہ پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے۔

سائل: ابوالفضل ٹی وی مشہد ایران

لطفا پیوست دانلود و ملاحظه گردد۔

مراسله بنام شیخ محمد حسین نجفی

باصلوات بر محمدؐ و آلِ محمدؑ

نقل شده است که در روز قیامت حضرت رسولِ خدا صلی الله علیه و آله به امیرالمومنین علی علیه السلام می فرماید: به فاطمه زهرا سلام الله علیها بگو برائے شفاعت و نجات امت چه داری؟ حضرت علی علیه السلام پیامِ رسولِ خدا صلی الله علیه و آله را به حضرتِ فاطمه سلام الله علیها ابلاغ می کند و فاطمه سلام الله علیها در جواب می گو ید: یا امیرالمومنین کفانا لاجل هذا المقام الیدان المقطوعتان من ابنی العباس۔

ای امیرمومنان برای ما در مقام شفاعت دو دست بر یده پسرم، عباس علیه السلام ، کافی است (معالی السبطین فی احوال السبطین الامامین الحسن و الحسین جلد اصفحه ۲۷۶)

فقیه اهل بیت عصمت و طهارت علیهم السلام مرجع بزرگوار آیت الله العظمٰی شیخ محمدحسین نجفی (دام ظله)

سلام علیکم

گزارش مختصری از فعالیت هائ انجام شده در مجموعه فرهنگی دار العباس علیه السلام (حسینیه و دفتر شبکه جهانی حضرت ابا الفضل العباس علیه السلام که در سه طبقه بنا نهاده شده است) مجموعه ای مردم نهاد و مستقل که توسط گروهی از فعالان مذهبی اداره می شود۔

فعالیت های انجام شده ساختمان دفتر مرکزی (قم)

① تشکیل حسینیه و اجرای مراسمات مذهبی

(ا) دو ماه محرم و صفر برگزاری زیارت عاشورا و ذکر توسل و مداحی

(ب) شبیه در آوردن در شب ششم محرم (راهی کردن دسته نمادین شبیه حضرت ابا الفضل العباس علیه السلام به سمت حرم مطهر حضرت معصومه سلام الله علیها)

(ج) برگزاری هر سه شنبه دعای توسل و هر پنج شنبه دعای کمیل و هر جمعه دعای سمات ودر روزهای عادی برگزاری دعای صنمی قریش

② تعمیرات سه طبقه ساختمان برای انجام فعالیت ها

فعالیت های شبکه:

① تاسیس و راه اندازی دفتر مشهد به آدرس: مشهد ۴ راه عامل جنب درمانگاه طبقه فوقانی املاك عادل شماره تماس:

0511-7278854/7139867

② تاسیس وراه اندازی دفتر مراغه به آدرس: مراغه حاجی غفار طبقه فوقانی ساختمان مهندسین تماس 2235975(0421)

③ تمدید و تغییر سایت شبکه و بروز رسانی آن به آدرس www.abalfadhl.tv و به زودی

بخش عربی و انگلیسی سایت نیز

۴ ساخت فیلم قالیچه سوخته

۵ خرید برخی امکانات مورد نیاز

۶ پیگیری برای تاسیس دفاتر شبکه در شهرهای ذیل، زنجان، کاشان، تهران، یزد، اصفهان، کویت۔

۷ ساخت و توزیع سی دی تبلیغاتی معرفی شبکه درسراسر ایران

۸ اجرای طرح میثاق در قم، مراغه، مشهد مقدس و همراه کردن محبان با شبکه

تکمیل و تجهیز و افتتاح بخش فنی قسمت صدا برداری (استدیو صدا) در طبقه زیر زمین در تاریخ 1391/12/15 در پایان از شما پدر مهربان و خدمت گزار به آستان مقدس اهل بیت عصمت و طهارت علیهم السلام تقاضای دعابرای پیروزی و موفقیت در این عمل بزرگ فرهنگی خواستاریم و از شما تقاضا مندیم برای رسیدن به اهداف شبکه (خود و یا نماینده محترم) به مجموعه تشریف آورده و کارها را از نزدیك رویت بفرمایید و کمك های همیشگی خود را از این مجموعه دریغ نفرمایید۔

باتشکر

شبکه جهانی حضرت اباالفضل العباس علیه السلام

الجواب: باسمه سبحانه! آقایان و مدیران شبکه جهانی حضرت ابوالفضل العباسؑ زیدت توفیقاتکم السامیه۔ السلام علیکم ! مکتوب گرامی باصره نواز شده کاشف احوال شد به بارگاه قاضی الحاجات بطفیل حضرات محمد و آلِ محمد علیهم السلام دعاگو هستم که در فعالیتها شما اضافه و ازدیاد بفرماید من از تذکره فعالیتهائے شما خیلے مسرور شاد کام شدم ـ و الحمد لله۔

وقتیکه برائے زیارت ثامن الائمہؑ و معصومہؑ قم ایران می آیم کارهائے شما را از نزدیك می بینم ـ ان شاء الله تعالیٰ

سائل: محمد عباس، بدین، پاکستان

سوال ۷۲۰: السلام علیکم...... محترم! میرا آپ سے سوال ہے کہ میں ایک ایسے شہر (بدین) میں ڈیوٹی پر ہوں جس میں ہندو مسلم کا پتا نہیں چلتا اور وہ سفر میں ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ جسم مس بھی ہوتا ہے۔ کیا ان کپڑوں میں نماز ہوجاتی ہے، جبکہ نماز کا وقت بھی ہوگیا ہے؟ والسلام آپ کی دعاؤں کا طالب محمد عباس

الجواب: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ ثم السلام علیکم...... آدمی کہیں بھی ہو خُصُوصاً اس ماحول میں جہاں مسلم اورغیر مسلم رہائش پذیر ہوں، آدمی تھوڑی سی بھی کوشش کرے تو لباس اور اس کی تراش خراش، زبان اور اس کے لب ولہجہ سے ضرور پتا چل جاتا ہے کہ کون مُسلمان ہے اور کون غیر مُسلمان؟ بہر حال اگر پتا نہ چل سکے تو جب آپ کا ہاتھ یا بدن خشک ہو اور دوسرے شخص کا ہاتھ اور بدن بھی خشک ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اور کافر کی نجاست اثر انداز نہیں ہوتی۔

اسی طرح جب آپ کا لباس بھی خشک ہو اور اس کا لباس بھی خشک ہو تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ اس لباس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں البتہ جب کافر کا بدن یا لباس تر ہو یا آپ کا بدن یا لباس تر ہو تو پھر اس لباس میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ واللہ العالم

سوال ۷۲۱: السلام علیکم! مولانا صاحب! میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم آج کے زمانے میں پیدا ہوئے اور پہلے زمانے میں نہیں۔ یہ اللہ کی حکمت ہے یا اس کا فیصلہ ہماری ارواح نے عالم ارواح میں خود کیا تھا؟ برائے مہربانی مجھے ڈھکو صاحب سے اس کا جواب لے دیں۔ میں آپ کی بہت ممنون ہوں گی۔ والسلام

الجواب: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم السلام علیکم! اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے اور حکیم اور قادر و مختار بھی۔ وہ جو کام کرتا ہے اور اپنی حکمت و صوابدید اور مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ وہ کسی سے پوچھنے کا محتاج نہیں ہے:

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

سوال ۷۲۲: السلام علیکم! مولانا صاحب! ہمارے مکتبہ فکر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لازمی جزو ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آج کے دور میں جب ہم کہیں باہر نکلتے ہیں اور کوئی برائی دیکھتے ہیں اور اگر ہم انھیں اس کام سے منع کریں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ کون ہوتے ہیں ہمیں روکنے والے؟ ہماری مرضی ہم جو کریں۔ تو ایسی صورت میں اگر ہم چپ رہیں اور برائی سے نہ روکیں تو پھر ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ کیسے پورا اتریں......

یہ سوالات مجھے ذہنی طور پہ بہت تنگ کرتے ہیں۔ اس لیے مولانا صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ والسلام

الجواب: باسمہ سبحانہ! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ضرور ہے مگر واجب مشروط ہے واجب مُطلق نہیں ہے۔ اور منجملہ دوسرے شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امر و نہی کے اثر کرنے کا امکان ہو۔ لہٰذا اگر یقین ہو کہ کوئی اثر نہیں ہوگا تو پھر وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔ اور آپ نے جو صورتِ حال بیان کی ہے وہ یہی ہے...... اور مزید احتیاط کریں تو یہ نہ دیکھیں کہ اثر ہوگا یا نہ۔ آپ اپنا فرض ادا کر دیں ع

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد

سوال ۷۲۳: السلام علیکم! مولانا صاحب! جب مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں جس سے میں امام زمانہ کو مل سکوں یا دیکھ سکوں۔ پلیز مولانا صاحب مجھے اپنے امام کو ہر صورت دیکھنا ہے۔ جب پہلے ائمہؑ کا دور تھا تب تو کافر، مشرک، منافق، مُسلمان سب اپنے امام پاکؑ کو دیکھ سکتے تھے، تو پھر ہم کیوں نہیں؟ ہم ان کے ماننے والے ہیں۔ ہم سے پردہ کیوں؟

شدت سے جواب کی منتظر رہوں گی والسلام جوجو بیا

الجواب: باسمہ سبحانہ! میرے پاس ایسا کوئی عمل نہیں ہے۔ اگر آپ کی طلب صادق ہے تو پھر زمانہ رجعت میں آپ کو امام زمانہؑ کی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ...... فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سائل: سید علی حسنین جعفری

فوری، ضروری معاملہ

سوال ۷۲۴: گرامی قدر سلام علیکم

میں آپ کو ایک اہم اور سنجیدہ مسئلے میں راہنمائی کے لیے لکھ رہا ہوں۔ میں پاکستان میں ہوں اور میرا بیٹا جو کینیڈا میں رہتا ہے ایک ہندو لڑکی سے شادی کی تیاری کر رہا ہے۔ پچھلے چھ ماہ سے ہم اس کو ایسا کرنے سے روکتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ طویل عرصے تک اس سے بات چیت بھی بند رکھی۔ لیکن اب اس نے بالآخر اعلان کر دیا ہے کہ ہم متعصب ہیں اور وہ اپنی شادی کے منصوبے کو پورا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ سارے ہندو مشرک نہیں ہوتے۔ اس کے لیے اس نے ہمیں یہ خط بھیجا ہے جو میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ جواب اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے۔

سلام امی اور ابو!

ابو! کل طویل عرصے کے بعد آپ سے بات کر کے بہت اچھا لگا۔ میں جانتا ہوں کہ کال سے جڑا معاملہ غصے والا تھا۔ لیکن پھر بھی چار ماہ بعد آپ کی آواز سن کے اچھا لگا۔ ہم واضح طور پہ اس شادی کے معاملے پہ ایک تعطّل تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن جب کل ہماری کال ختم ہوئی تو میں نے کہا تھا کہ ہماری (مختلف) فلسفیانہ اپروچ، فہم اور تعبیر ہم دونوں کو مختلف سمتوں میں لے گئی ہے۔ اس معاملے کو مزید ہوا دینے کے بجائے میں چاہوں گا کہ آپ دونوں شرک کے مسئلے پہ درج ذیل پہ غور کریں۔ جس شرک کی وجہ سے آپ نے نتیجہ نکالا ہے کہ میری اور پرل، پرل کی شادی جائز، صحیح نہیں ہو گی۔ یقیناً میں نے پہلے بھی کہا ہے اور ابھی بھی اپنے نقطہ نظر پہ قائم ہوں کہ اسلامی قوانین کی رو سے میری پارل سے شادی بالکل درست ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ شادی مسجد میں ہو، ہندو مندر میں ہو یا "ستی ہال" میں ہو۔

(غالباً کسی سرکاری دفتر یا عدالتی جگہ کا نام ہے۔)

ہندو مت میں خدا کا تصور

ہندو مت میں برہما سترا یعنی ہندو مت کا معنوی آغاز ہندو مت کا برہما سترا ہے:

"ایکم برہم، دوویتیا نستے نے نانستے کنچھن"۔

"صرف ایک ہی خدا ہے۔ کوئی دوسرا نہیں، بالکل نہیں، بالکل نہیں، کسی صورت نہیں"۔

"جن کی ذہانت مادی خواہشات نے لوٹ لی ہے وہ دیوتاؤں کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اپنی فطرتوں کے مطابق عبادت کے خاص طریقوں پہ چلتے ہیں"۔

(بھگوت گیتا ۷:۲۰)

اُپنیشد: ہندوؤں کے نزدیک اپنیشد مقدس کتابیں ہیں۔ اپنیشد سے مندرجہ ذیل خدا کے تصور کا بتاتی ہیں:

① "ایکم ایوادوتیم"

"وہ صرف ایک ہے دوسرے کے بغیر"

(چندگویا اپنیشد ۶:۲:۱)

② "نا کسیا کسیج جنیتا نہ کدھیپاہ"

"اس خدا کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ کوئی حاکم"

(سویتاسواترا اپنیشد [illegible])

(۳) "ناتسیا پراتیما استی"
"اس خدا جیسا کوئی نہیں"۔
(سویتا سواترا اپنیشد ۱۹:۴)
اپنیشد کے مندرجہ ذیل جملے واضح کرتے ہیں کہ خدا کو کسی ایک مخصوص شکل میں دیکھنے سے انسان عاجز ہے۔

(۴) "ناسمدرسے تستھاتی روپم اسیا، ناکسو ساپسیاتی کس کنانیم"۔
"اس کی شکل دیکھی نہیں جاسکتی، کوئی بھی اسے آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا"۔ (سویتا سواترا اپنیشد ۲۰:۴)

وید: سب ہندو مصاحف میں سب سے مقدس وید ہیں۔ اہم وید چار ہیں: رِگ ویدا، یاجروید، سم ویدا اور اتھروا ویدا۔

(۱) "ناتسیا پراتیما استی"
"اس کا کوئی عکس نہیں ہے"۔ (یاجروید ۳۲:۳)

(۲) "شدھاما پواپ ویدھم"
"وہ جسم کے بغیر ہے اور خالص ہے"۔
(یاجروید ۴۰:۹۱)

(۳) "اندھاتما پروی شانتی یے اسمبھتی مو پستے"۔
"وہ تاریکی میں ڈوب جاتے ہیں جو قدرتی عناصر کی پرستش کرتے ہیں" (ہوا، پانی، آگ وغیرہ)
"وہ تاریکی میں مزید ڈوب جاتے ہیں جو سمبھتی کی پرستش کرتے ہیں"۔ سمبھتی کا مطلب ہے تخلیق شدہ چیزیں، مثلاً کرسی، بت وغیرہ (یاجروید ۴۰:۹۱)

(۴) سب ویدوں میں سب سے پرانا رگ ویدا ہے۔ اور یہ ہی ہندوؤں کے نزدیک سب سے مقدس ہے۔ رِگ ویدا کتاب ۱، بھجن ۱۶۴، اور مصرع جملہ ۴۶
"رشی ایک خدا کو کئی ناموں سے پکارتے ہیں"۔
(رِگ ویدا ۴۶:۱۶۴:۱)

(۵) رِگ ویدا خدا تعالیٰ سے کئی مختلف صفات کو مخصوص کرتا ہے، جن کا تذکرہ رِگ ویدا کتاب ۲ بھجن ۱ میں ہے۔ ان مختلف صفات میں سے ایک خوبصورت صفت جو رگ ویدا کتاب ۲، بھجن ۱ مصرع ۳ میں ہے وہ "برہما" ہے، جس کا مطلب ہے "پیدا کرنے والا" جسے عربی میں "خالق" کہتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں، اگر خداوند تعالیٰ کو "خالق" یا "پیدا کرنے والا" یا "برہما" کہا جائے۔
(اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی رائے)
(بظاہر یہ ساری تحقیق "اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن" والوں کی ہے، جسے بھارت میں مقیم وہابی عالم ڈاکٹر ذاکر نائیک چلاتے ہیں۔ موصوف دوسرے مذاہب کے ساتھ مناظرے کرتے ہیں، اور ٹی وی چینل بھی چلاتے ہیں۔ لیکن یزید کو "رحمۃ اللہ" کہنے اور وسیلے کو شرک کی وجہ سے اہل تشیع اور اہل تسنن میں خاصے متنازع ہیں۔ ان کا یہ فلسفہ یا نظریہ کہ "مسلمانوں اور ہندوؤں کا خدا ایک ہی ہے"۔ احقر بھی ٹی وی پہ سن چکا ہے۔)

پارل اور میں ۱۵ جون کو شادی کر رہے ہیں۔ چونکہ ہندو مندر کو ہماری شادی پہ کوئی اعتراض نہیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ شادی ہندو مندر میں ہوگی، جس کے بعد شادی ہال میں ضیافت ہوگی۔ اگر شیعہ مولانا کو

میرے اور پارُل کی شادی پہ کوئی اعتراض نہ ہوتا تو ہم شیعہ تقریب بھی کرتے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ پارُل پہلے مُسلمان ہو، پھر وہ یہ تقریب کر سکتے ہیں۔ پارُل ہندو ہے اور صرف شادی کی تقریب کرانے کے لیے اسے مُسلمان کہنا جھوٹ ہوگا۔ میں اور وہ..........

....

....

ڈھیر سارا پیار''۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں جلد جواب دیں تاکہ ہم اس پریشانی سے باہر آسکیں۔

آپ کا فرمانبردار

سید علی حسنین جعفری ...... پاکستان

الجواب: باسمہ سبحانہ! جناب جعفری صاحب زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم

مکتوبِ گرامی پیشِ نگاہ ہے۔ آپ کے بیٹے کے مکتوب کے مندرجات پڑھنے سے واضح ہوا کہ عزیز موصوف چور بھی ہے اور سینہ زور بھی۔ میرے پاس یہ مکتوب دیر سے پہنچا، اور آج جبکہ میں جواب لکھ رہا ہوں ۳۱ اگست ۲۰۱۳ء جبکہ آپ کے صاحبزادے کی یہ شادی جون ۲۰۱۳ء میں ہو چکی ہوگی، لیکن پھر بھی میں اس امید پر یہ جواب سپردِ قلم وقرطاس کر رہا ہوں کہ شاید کسی اور گمراہ کے راہِ راست پر آنے کا موجب بن جائے...... آپ کے بگڑے تگڑے فرزند کو کون سمجھائے کہ ایک مُسلمان مرد کے لیے دو قسم کی عورتوں سے شادی کرنا حرام ہے۔

(۱) ایک مشرکہ سے، جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن (القرآن سورہ البقرہ)

'' مشرکہ عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں''۔ لہٰذا اگر بفرضِ محال ہندوؤں کو مشرک نہ بھی مانا جائے (جو کہ بالاتفاق مشرک ہیں) تو پھر کافر تو ہیں، جو پیغمبر اسلامؐ، قرآن اور حشر ونشر اور قیامت کے منکر ہیں۔

(۲) اور کافرہ لڑکی سے بھی عقد حرام ہے۔ ارشادِ قدرت ہے:

ولا تمسکوا بعصم الکوافر (القرآن)

'' کافرہ عورتوں کے دامن کو مس نہ کرو''۔

بہرحال اسلام کے تمام مکاتب فکر یہ تعلّق رکھنے والے مُسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کافرہ اور مشرکہ عورت سے کسی مُسلمان کا عقد نکاح جائز نہیں ہے۔ یہ فریب نفس ہے اور نکاح کے نام پر زنا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم تمام مُسلمانوں کو اس قسم کی عیاری وبدکاری سے محفوظ رکھے۔

معاف رکھنا، یہ سب کچھ آپ لوگوں کے ہاتھوں کا کیا کمایا ہے۔ اسلامی معلومات نہ ہونے کے برابر عقائد ناپختہ، اعمال کمزور اور پھر مغربی ممالک کی خیرہ کن چمک دمک...... دنیا بنائی اور عاقبت خراب فرمائی ...... آخر ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ کھویا کیا اور پایا کیا؟ جب سادات کرام کا یہ حال ہے تو پھر عام امت کا کیا حال ہوگا؟ ع

قیاس کن زِ گلستانِ من بہارِ مرا

باقی صفحہ ۳۸ پر

بقیہ باب المسائل

ذوالفقار اور ذوالجناح

سائل: نجیب اللہ کھوسو

سوال ۷۲۵: السلام علیکم، جناب!

واقعہ کربلا کے بعد ذوالفقار (تلوار) اور ذوالجناح (حسینؑ بن علیؑ کا گھوڑا) کا کیا ہوا تھا...... کیا وہ سید سجادؑ کے پاس تھے یا غیب میں چلے گئے تھے؟

خدا آپ کو سلامت رکھے۔ نجیب اللہ کھوسو

الجواب: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم...... جہاں تک تلوار ذوالفقار کا تعلّق ہے وہ تو تبرکات امامت میں شامل ہے۔ وہ جناب سید الشہداءؑ کی شہادت کے بعد حضرت امام زین العابدینؑ کی طرف مُنتقل ہوئی اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے بعد والے ائمہ طاہرینؑ کی طرف مُنتقل ہوتی رہی...... اور آج کل وہ حضرت امام زمانہؑ کے پاس موجود ہے۔ اور جہاں تک ذوالجناح کا تعلّق ہے تو اس کے بارے میں دو روایتیں ملتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ امام عالی مقام کی شہادت کے بعد اس گھوڑے کو پکڑنے کی کوشش کی گئی مگر گھوڑے نے اپنی پیشانی خون امام سے رنگین کی اور دوڑتا ہوا اور ہنہناتا ہوا خیام حسینیؑ کی طرف گیا، اور وہاں پہنچ کر زور زور سے زمین پر سر مارنا شروع کیا، حتی کہ اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ (بحار الانوار جلد ۲) اور دوسری روایت یہ ہے کہ خیام حسینیؑ میں اس طرح اطلاع دینے کے بعد اپنے آپ کو دریائے فرات میں ڈال دیا اور غم امامؑ میں جان دے دی۔ (ناسخ التواریخ جلد ۶ صفحہ ۱۹۴ طبع ایران)

بقیہ باب التفسیر

قصص وحکایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ خاتم الانبیاءؑ کے تشریف لانے اور دین کے مکمل ہوجانے کے بعد خدائے حکیم نے ہمیشہ کے لیے نبوت کا دروازہ بند کردیا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:۴۰)

سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے بھی اعلان کردیا کہ:

''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' (متفق علیہ)

مگر دوسرے اصناف کے دروازوں کی بندش کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ یہ دروازے قیامت تک کھلے ہیں۔

''ذالك الفضل من اللہ'' یہ خدا و رسولؑ کی اطاعت گزاری اور جنت الفردوس میں انبیاء، شہداء، اور صالحین کی رفاقت شعاری اللہ کا خاص فضل و کرم ہے۔ جس سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ و اللہ ذو الفضل العظیم۔